رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر ۱۷

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

دارالامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

یوم جمعہ

نمبر ۱۵۱	۵ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء	۲۸ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۵۹ھ	۵ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش	جلد ۲۸

321

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا صحیح راستہ

دعاؤں سے کام لو۔ اور اپنی اولادوں کو بُری صحبتوں سے بچا کر نماز باجماعت کا پابند بناؤ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ ماہ احسان سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۸ جون سنہ ۱۹۴۰ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- ہر ایک شخص اور ہر ایک کام کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک رستہ مقرر کیا ہوا ہے۔ اور چونکہ دُنیا میں مختلف نوعیت کے کام۔ اور مختلف لوگ ہیں۔ اس لئے مختلف کاموں اور مختلف مقامات میں رہنے والے انسانوں کے لئے

مختلف رستے

ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کسی مکان کی طرف جانا چاہتا ہے۔ اور وہ اس مکان کے شمال کی طرف رہتا ہے۔ تو اس مکان تک پہونچنے کے لئے اس کا رستہ جنوب کی طرف ہوگا۔ اور ایک شخص جو اس مکان کے جنوب کی طرف رہتا ہے۔ اور وہ اس مکان کی طرف آنا چاہے۔ تو اس کا رستہ شمال کی طرف ہوگا۔ اسی طرح مشرق میں رہنے والا اگر اس مکان کی طرف آنا چاہتا ہے۔ تو اس کا رستہ

مغرب کی طرف

ہوگا۔ اور اگر مغرب میں رہنے والا اس مکان کی طرف آنا چاہتا ہے۔ تو اس کا رستہ مشرق کی طرف ہوگا۔ مکان ایک ہے۔ لیکن مختلف آدمیوں کے لئے اس تک پہونچنے کے رستے مختلف ہیں۔ شمال کے ساکن کے لئے جنوب کی طرف جانا ضروری ہے۔ اور جنوب کے ساکن کے لئے شمال کی طرف جانا ضروری ہے۔ اسی طرح مشرق کے ساکن کے لئے مغرب کی طرف جانا ضروری ہے۔ اور مغرب کے ساکن کے لئے مشرق کی طرف جانا ضروری ہے۔

کسی اور غیر معلوم مکان کے ذکر کی کیا ضرورت ہے

اپنی نمازوں کو ہی دیکھ لو

ہندوستان کے عام آدمی بوجہ اپنی جہالت اور ناواقفیت کے خیال کرتے ہیں۔ کہ ساری دُنیا مغرب کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھتی ہے۔ حالانکہ کعبہ کی طرف مونہہ کرنے کے لئے کچھ حصہ دنیا کا مغرب کی طرف مونہہ کرتا ہے۔ اور کچھ حصہ دنیا کا مشرق کی طرف مونہہ کرتا ہے۔ اسی طرح کچھ حصہ دنیا کا [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ وفا ۱۳۱۹ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثانی و حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ابھی تک علیل ہیں دعا جاری رکھیں

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کی طبیعت اب اچھی ہے الحمد للہ

صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کو بخار ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛؛

جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ چونکہ بیماری کی وجہ سے ایک ماہ کے لئے رخصت پر ہیں۔ اس لئے سید محمد اسمٰعیل صاحب پرسنل اسسٹنٹ جناب ناظر صاحب اعلیٰ ان کی جگہ کام کریں گے۔ اور سید صاحب کی جگہ قاضی عبدالرحمٰن صاحب کام کریں گے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف شاہ مسکین کے جلسہ میں شمولیت کے لئے

جو جنوب کی طرف مونہہ کرتا ہے۔ اور کچھ حصہ دنیا کا ایسا ہے جو شمال کی طرف مونہہ کرتا ہے۔ یمن کے رہنے والے اور عدن میں بسنے والے جب نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو وہ مغرب کی طرف مونہہ نہیں کرتے بلکہ

خانۂ کعبہ اور بیت اللہ سے اپنا تعلق

رکھنے کے لئے شمال کی طرف مونہہ کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جنوب میں رہتے ہیں۔ اسی طرح شام دمشق اور فلسطین کے لوگ جب نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو وہ ہماری طرح مغرب کی طرف مونہہ نہیں کرتے۔ اور اگر کریں تو ان کا مونہہ قبلہ کی طرف نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ یمنیوں اور عدنیوں کی طرح شمال کی طرف مونہہ کرکے بھی نماز نہیں پڑھتے۔ بلکہ وہ چونکہ مکہ سے شمال کی طرف رہتے ہیں۔ اس لئے وہ جنوب کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ اس کے مقابل میں ایبے سینیا اور ایسٹ افریقہ کے لوگ جہاں ہمارے احمدی دوست بھی اکثر جاتے۔ اور ملازمتیں یا تجارتیں وغیرہ کرتے ہیں۔ ہماری طرح مغرب کی طرف مونہہ کرکے نماز نہیں پڑھتے۔ وہ یمنیوں اور عدنیوں کی طرح شمال کی طرف بھی اپنا مونہہ نہیں کرتے۔ وہ شامیوں دمشقیوں اور فلسطینوں کی طرح جنوب کی طرف مونہہ کرکے بھی نماز نہیں پڑھتے بلکہ وہ مشرق کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ مکہ سے مغرب کی طرف رہتے ہیں۔ پس ہم چار ملکوں کے لوگ چار مختلف جہات کی طرف مونہہ کرتے ہیں۔ مگر ہم سب اس ایک بات میں متحد ہیں۔ کہ

ہمارا مونہہ قبلہ کی طرف

ہوتا ہے۔ جب ہم مغرب کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ تو ہمارا مونہہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے۔ جب یمنی اور عدنی شمال کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان کا مونہہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے۔ جب شامی دمشقی اور فلسطینی جنوب کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان کا مونہہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے۔ اور جب ایبے سینیا ایسٹ افریقہ اور نیروبی کے لوگ مشرق کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان کا مونہہ بھی قبلہ کی طرف ہوتا ہے۔ غرض مختلف ملکوں میں رہنے والے مختلف آدمیوں کے لئے

خانۂ کعبہ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے مختلف رستے

ہیں۔ ہم اگر تعلق پیدا کرنا چاہیں تو ہمارا رستہ مغرب کی طرف ہے۔ یمنی اور عدنی خانۂ کعبہ سے تعلق پیدا کرنا چاہیں تو ان کا راستہ شمال کی طرف ہے دمشق، شام اور فلسطین کے لوگ خانۂ کعبہ سے اپنا تعلق پیدا کرنا چاہیں۔ تو ان کا رستہ جنوب کی طرف ہے۔ اور اگر ایبے سینیا نیروبی اور ممباسہ وغیرہ کے لوگ خانۂ کعبہ سے اپنا تعلق پیدا کرنا چاہیں تو ان کا رستہ مشرق کی طرف ہے۔ غرض دنیا میں مختلف آدمی ہیں۔ اور ہر ایک کے لئے

الگ الگ رستہ

مقرر ہے۔ اگر ایک ہندوستانی یہ کہے کہ جب میں نیروبی میں تھا۔ تو مشرق کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھا کرتا تھا۔ اب ہندوستان میں آکر میں مغرب کی طرف کیوں مونہہ کروں۔ تو وہ خدا تعالےٰ کی حکم عدولی کرنے والا ہوگا۔ اسی طرح اگر ہندوستان کے رہنے والے نیروبی اور ممباسہ میں جائیں۔ اور کہیں کہ ہم مغرب کی طرف مونہہ کرکے ہی نماز پڑھیں گے مشرق کی طرف مونہہ نہیں کریں گے۔ تو ان کی نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس وقت ان کا رستہ مشرق کی طرف ہے نہ کہ مغرب کی طرف۔ یہی حال باقی جہات کا ہے۔ پھر جہات کے علاوہ کونے ہیں۔ کوئی شمال مشرق کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھتا ہے اور کوئی جنوب مشرق کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھتا ہے۔ کوئی شمال مغرب کی طرف اپنا مونہہ کرتا ہے۔ اور کوئی جنوب مغرب کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھتا ہے پھر کونے در کونے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور ان سے جہات بہت کچھ بدل جاتی ہیں۔ ہندوستان میں بہت سے علاقے ایسے ہیں۔ جن کا قبلہ کچھ جنوب کی طرف ہے مگر ہندوستان میں بالعموم مغرب کی طرف مساجد کا محراب بنا دیا جاتا ہے۔ اور یہ خیال نہیں کیا جاتا۔ کہ

قبلہ کا صحیح رُخ کونسا ہے

حالانکہ اگر پنجاب سے ایک سیدھی لکیر کھینچی جائے تو اس کے عین مغرب میں دمشق آئے گا۔ خانۂ کعبہ نہیں آئے گا۔ خانہ کعبہ پنجاب سے کچھ جنوب کی طرف ہے۔ اور اگر پندرہ ڈگری کے قریب جنوب کی طرف جھکا جائے۔ تب خانۂ کعبہ صحیح سمت میں آتا ہے ورنہ نہیں۔

بہرحال چونکہ جہت کا پورا اندازہ عام حالات میں ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے علماء نے اندازہ کی خفیف غلطی پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ ہر ملک کے اندر کئی کئی ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے ہی بعض ٹکڑے ایسے ہیں۔ جہاں کے رہنے والوں کا مونہہ اگر نماز کے وقت عین مغرب کی طرف ہو تو صحیح طور پر قبلہ کیطرف ہوگا۔ لیکن کچھ حصے ایسے ہیں جن کا قبلہ جنوب کی طرف کچھ جھکتا ہوا ہے۔ اور کچھ حصے ایسے ہیں جن کا قبلہ اور زیادہ جنوب کی طرف جھکتا ہوا ہوتا ہے غرض مختلف انسانوں اور مختلف کاموں کے لئے مختلف رستے مقرر ہیں۔ مثلاً اگر کسی نے عام مکان میں داخل ہونا ہو۔ تو اسکی صورت یہی ہے کہ دروازہ میں سے داخل ہو۔ لیکن اگر کسی نے مثلاً اہم سرکاری دفتر میں داخل ہونا ہو تو اس کے لئے صرف اتنا کافی نہیں ہوگا۔ کہ دروازہ میں سے داخل ہو۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ وہ داخل ہونے سے پہلے پرمٹ اور اجازت حاصل کرے۔ غرض مختلف لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے مختلف رستے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ مگر بعض لوگ نادانی سے یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ فلاں رستہ چونکہ فلاں نے اختیار کیا تھا۔ اور اس پر چل کر وہ کامیاب ہوگیا۔ اس لئے ہمارے لئے بھی اسی رستہ پر چلنا مفید ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس وقت

مسلمانوں کے سامنے سب سے بڑی مصیبت

یہی ہے۔ دُنیا میں ترقی کرنے والی قومیں اپنی ترقی کے لئے مختلف تدابیر عمل میں لاتی ہیں۔ وہ تعلیم میں بڑھتی ہیں وہ سائنس میں ترقی کرتی ہیں۔ وہ اپنے جتھہ کو مضبوط بناتی ہیں۔ وہ دوسری قوموں سے سمجھوتے کرتی ہیں۔ وہ خوشامدیں کرتی ہیں۔ وہ مداہنت سے کام لیتی ہیں۔ وہ دھوکا اور فریب سے اپنے مقصود کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور مسلمان خیال کر لیتے ہیں۔ کہ شائد ان کی کامیابی کا رستہ بھی یہی ہے۔ کہ کچھ

دین میں مداہنت

کرلی۔ کچھ عقائد میں تبدیلی کرلی۔ کچھ فریب کاری اور ملمع سازی اختیار کرلی۔ تاکہ یورپین اقوام اور حاکم ان سے خوش رہیں۔ اگر ہندوستان میں اس بات کا زور ہوا۔ کہ مسلمانوں کو جہاد کرنا چاہیئے۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان علماء بھی یہی کہنے لگ گئے کہ جہاد ضرور ہونا چاہیئے۔ اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وُہ سمجھتے ہیں۔ اگر ہم نے یہ کہا۔ کہ اس وقت جہاد ضروری نہیں۔ تو جن لوگوں سے ہمیں روٹیاں ملتی ہیں۔ ان سے روٹیاں ملنی بند ہو جائیں گی۔ لیکن اگر گاندھی جی کا زور ہؤا۔ اور لوگوں نے کہا۔ کہ "اہنسا" کامیابی کا ذریعہ ہے تو وُہی مسلمان یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ جہاد کسی صورت میں جائز نہیں حالانکہ گاندھی جی جس "اہنسا" کے قائل ہیں وُہ سارے زمانوں کے لئے ہے وُہ اسلام کی طرح یہ نہیں کہتے۔ کہ بعض اوقات تلوار اٹھانا ضروری ہوتا ہے بلکہ وُہ کہتے ہیں۔ کہ تلوار کو کسی حالت اور کسی زمانہ میں بھی نہیں اٹھانا چاہئے مگر مسلمان مولویوں کو اس بات کی کوئی پروا نہیں۔ کہ گاندھی جی کی تعلیم اسلام کے خلاف ہے۔ یا اس کے مطابق۔ بلکہ انہوں نے جب دیکھا۔ کہ ہندوستان میں "اہنسا" "اہنسا" کا شور مچ رہا ہے تو انہوں نے بھی کہنا شروع کر دیا۔ کہ جہاد کسی صورت میں جائز نہیں۔ حالانکہ ایک وقت وُہ تھا۔ جب یہی علماء یہ کہا کرتے تھے۔ کہ کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہوتا۔ جب جہاد لوگوں پر واجب نہ ہو۔ مگر دُوسرا وقت انہی علماء پر ایسا آیا۔ کہ انہوں نے کہہ دیا۔ جہاد کسی وقت بھی جائز نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ دونوں ایسی

خطرناک باتیں

ہیں۔ کہ جن کے ماتحت مسلمان کہلانے والوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آدھی زندگی بالکل کچل کر رکھدی ہے۔ اگر جہاد ہر وقت فرض ہوتا ہے تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی قابلِ اعتراض ٹھہرتی ہے۔ اور اگر جہاد کسی وقت بھی فرض نہیں ہوتا۔ تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدنی زندگی پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔

غرض جس طرح بعض لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ انہوں نے الٰہی کتاب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اسی طرح انہوں نے

محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ

کرکے آپ کی پاک اور مطہر زندگی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ کبھی کہدیا۔ کہ جہاد ہر وقت فرض ہوتا ہے۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ جہاد بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہوتا ہے۔ اور کوئی وقت ایسا بھی آسکتا ہے۔ جب جہاد کرنا جائز نہ ہو۔ وُہ کافر اور اسلام سے خارج ہے۔ گویا ان کے نزدیک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی قابلِ اعتراض تھی۔ اور وُہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کے منشاء کے خلاف گزری۔ اور کبھی گاندھی جی کے اثر کے ماتحت کہدیا۔ کہ

"اہنسا" اور عدم تشدّد

ہی اصل چیز ہے۔ گویا رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدنی زندگی نعوذ باللہ گناہوں سے ملوث تھی۔

غرض ان لوگوں نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی زندگی کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور کبھی ایک کو قبول کرلیا۔ اور دوسرے کو پھینک دیا۔ اور کبھی دُوسرے کو قبول کرلیا۔ اور پہلے کو پھینک دیا۔ حالانکہ وسطی طریق وُہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا۔ کہ یہ جہاد بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہوتا ہے جب وُہ شرائط پائی جائیں۔ تو اس وقت

جہاد کرنا ضروری ہوتا ہے

اور جو جہاد نہیں کرتا۔ وُہ اللہ تعالےٰ کے حضور گنہگار ہوتا ہے۔ لیکن بعض زمانوں میں جب وُہ شرائط مفقود ہوں۔ یہ جہاد ناجائز ہوتا ہے۔ اور اس وقت جو شخص جہاد کرتا ہے۔ وُہ گنہگار ہوتا ہے۔ یہ وُہ طریق ہے جس نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی کو بھی ہمیشہ کے لئے زندہ کردیا۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کو بھی ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ بعض زمانوں میں جہاد کرنا انصاف کے خلاف ہوتا ہے تو ہم کہیں گے بے شک یہ درست بات ہے۔ ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی

مکی زندگی میں جہاد نہیں کیا

اور اگر کوئی کہے۔ کہ کبھی انصاف کے قیام اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے تلوار اٹھانا بھی ضروری ہوتا ہے تو ہم کہیں گے۔ یہ بالکل درست ہے ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی انصاف کے قیام اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے

مدینہ میں تلوار اٹھائی

گویا ہمارے سامنے جو تعلیم بھی پیش کی جائے۔ اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی نہ کوئی اسوہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوگا اگر محبت اور پیار سے کام لینے۔ اور صبر کے ساتھ دوسروں کے مظالم برداشت کرنے کا سوال ہو۔ تو لوگوں کے سامنے ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی پیش کرسکتے ہیں۔ کہ کس طرح متواتر تیرہ سال تک آپ نے کفّار کے مظالم اور ان کی تکالیف کو برداشت کیا۔ اور اگر کوئی شخص ہمارے سامنے یہ بات پیش کرے۔ کہ بعض ایسے گندے۔ اور بدفطرت لوگ بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو بغیر اس کے کہ ان کا مُونہہ توڑا جائے اپنے ناپاک عزائم سے باز نہیں آتے اور وُہ نیکی۔ اور تقوےٰ کو دُنیا سے مٹانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا علاج مقابلہ کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا۔ تو ہم کہیں گے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں یہ اُسوہ بھی موجود ہے۔

آج کانگرس کو دیکھ لو۔

اس نے کس طرح مجبور ہوکر اسی اصل کو اختیار کیا ہے۔ جو اسلام نے دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور کس طرح اس نے گاندھی جی کے "اہنسا" کے اصول کو کلیتہً تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ یا تو یہ حالت تھی۔ کہ گاندھی جی کو تمام کانگرسیوں نے اپنا لیڈر بنایا ہوا تھا۔ اور وُہ سمجھتے تھے۔ کہ "اہنسا" ایک کامیاب ہتھیار ہے۔ اور یا آج یہ حالت ہے۔ کہ اسی ہفتہ میں کانگرس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس "اہنسا" کو اُس حد تک تسلیم نہیں کرسکتی۔ جس حد تک گاندھی جی اسے منوانا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ گاندھی جی ملک پر بیرونی حملہ کے وقت میں بھی "اہنسا" سے ہی کام لینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور کانگرس کو اس سے اتفاق نہیں اس لئے کانگرس گاندھی جی کو لیڈری سے سبکدوش کرتی ہے۔ اور کانگرس کا کام ورکنگ کمیٹی اپنے ہاتھ میں لیتی ہے۔ مَیں تو سمجھتا ہُوں۔ یہ سب کچھ گاندھی جی کے مشورہ سے ہی ہؤا ہوگا انہوں نے کہا ہوگا۔ کہ تم مجھے بڑھاپے میں لوگوں کے سامنے کیوں شرمندہ کرتے ہو۔ میں ساری عمر لوگوں کو

"اہنسا" کا سبق

دیتا چلا آیا ہُوں۔ اب اگر میں نے ہی اس کے خلاف کہا۔ تو لوگ مجھے کیا کہیں گے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم مجھے لیڈری سے سبکدوش کردو۔ اور خود جو چاہو۔ پروگرام بنالو۔ وُہ بھی جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے تو لڑنا ہی نہیں۔ لڑنا تو ملک کے دوسرے لوگوں نے ہے پس انکی علٰحدگی سے کام کا نقصان تو کوئی ہوگا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہدیا۔ کہ بجائے اس کے کہ تم میرے منہ سے یہ کہلواؤ۔ کہ اب "اہنسا" سے کام لینے کا وقت نہیں رہا تم مجھے "اہنسا اہنسا" کرنے دو۔ اور خود ملکی دفاع کے لئے تلواریں جمع کرتے رہو۔

خدمتِ خلق

مردانہ پوشیدہ۔ زنانہ دیرینہ امراض کے لئے مجھے لکھئے۔ ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ مختلف علاج اور انجکشن سے بیماری کو پیچیدہ نہ بنایئے۔ اگر آپ کسی کو مرض میں مبتلا پائیں۔ میرا تعارف کرا دیجئے۔

ایم ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ کہتے ہیں کہ گاندھی جی کامیاب لیڈر ہیں۔ مگر یہ کونسی کامیابی ہے۔ کہ ایک شخص ساری عمر "اہنسا اہنسا" کا شور مچاتا رہتا ہے۔ مگر جب اس کی عمر میں ہندوستان پر

ایک ہی نازک وقت

آتا ہے۔ تو اس وقت سارے ہندوستان کے لوگ یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اب "اہنسا" سے کام نہیں چل سکتا۔ اور وہ اس بات پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ "اہنسا" کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور ایک شخص بھی ایسا نہیں رہتا۔ جو گاندھی جی کا ساتھ دے۔ فارورڈ بلاک والے پہلے ہی الگ تھے۔ اب کانگرس کا دوسرا حصہ بھی گاندھی جی سے الگ ہو گیا۔ اور اس نے بھی علی الاعلان کہہ دیا۔ کہ ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ ہر حالت اور ہر زمانہ میں اہنسا سے کام لیا جا سکتا ہے۔ بلکہ ملک کو جب

بیرونی حملے کا خطرہ

ہو تو اس وقت اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ تلوار کا تلوار سے مقابلہ کیا جائے اور چونکہ اس اصول میں ہمیں گاندھی جی سے اختلاف ہے۔ اس لئے ہم انہیں لیڈری سے سبکدوش کرتے ہیں۔ اور تمام کام اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ گویا وہی تعلیم آگئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے سامنے پیش فرمائی۔ اب وہی مولوی جو یہ کہا کرتے تھے۔ کہ

"اہنسا ہی اصل چیز ہے

یہ کہنے لگ جائیں گے۔ کہ "اہنسا" ہر حالت میں قابل عمل نہیں۔ بعض دفعہ سختی سے کام لینا بھی ضروری ہوتا ہے مگر کون شخص ہے۔ جو اس عرصہ میں اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ وہ کون شخص ہے جس کی تعلیم پچاس سال تک ایک انچ بھی ادھر اُدھر نہ ہوئی۔ وہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ کبھی آپ کی قوم کو یہ کہنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کہ یہ تعلیم ہمارے کام نہیں آسکتی۔ اس میں تبدیلی ہونی چاہیئے۔

جیسے گاندھی جی کی قوم نے ان سے کہہ دیا۔ بھلا اس سے زیادہ ناکامی کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ ساری عمر کی محنت۔ ساری عمر کی کوشش۔ ساری عمر کی جدوجہد اور ساری عمر کی تلقین و تعلیم کے بعد اس کے اپنے اتباع اس کے نائب اور اس کی قوم کے افراد اسے یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم آپ کے اصول کو

ہر حالت میں ماننے کیلئے

تیار نہیں۔ چاہے یہ مخالفت کتنے ہی نرم الفاظ میں کی جائے۔ چاہے کتنے ہی ریشمی کپڑوں میں لپیٹ کر کی جائے بہرحال یہ حقیقت ہے۔ کہ انہوں نے گاندھی جی سے کہہ دیا۔ کہ ہم آپ کی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس وجہ سے ہم آپ کو

لیڈری سے سبکدوش

کر کے خود اپنے ہاتھ میں تمام کام لیتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے جو معنے کئے۔ تم بتاؤ کہ اُسے کب منسوخ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ وہ نہ آج سے دس سال پہلے منسوخ ہوئی نہ آج منسوخ ہے۔ اور نہ آئندہ کبھی منسوخ ہو سکتی ہے۔ کتنی صاف سیدھی واضح اور اعلےٰ درجہ کی تعلیم ہے۔ کہ جب تم پر کوئی ظلم کرے۔ تو اسے برداشت کرو۔ اور برداشت کرتے چلے جاؤ۔ مگر جب وہ تمہارے

مذہب میں دست اندازی

کرے۔ اور جبراً تمہارا مذہب تم سے چھڑانا چاہے۔ اور ان اعمال میں دخل دے۔ جو افراد کی مذہبی آزادی سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو اس وقت تمہارا خدا تمہیں حکم دیتا ہے۔ کہ تم کھڑے ہو جاؤ۔ اور تلوار کا مقابلہ تلوار سے اور سختی کا مقابلہ سختی سے کرو۔ مگر اسلام ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے۔ کہ انسان کی رُوح کبھی پاک نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ قربانی اور صبر سے کام نہ لے۔ بے شک تلوار کا چلانا انسان کو بہادر بنا سکتا ہے۔

بے شک تلوار کا چلانا دوسروں کو مرعوب کر سکتا ہے۔ بے شک تلوار کا چلانا انسان کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہونچا سکتا ہے۔ جیسے ہٹلر اور مسولینی کا نام آج بچے بچے کی زبان پر ہے مگر

تلوار کا چلانا انسانی رُوح کو پاک نہیں بنا سکتا

اگر کسی کو رُوح کی پاکیزگی کی خواہش ہو۔ تو اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنے اندر صبر اور استقلال اور قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کرے۔ اور لوگوں کے مظالم کو خوشی سے برداشت کرے۔

پس اگر خالی تلوار چلانا ہی رکھا جاتا تو روح کی پاکیزگی کا سامان بہت کمزور ہو جاتا۔ بے شک نماز بھی انسانی رُوح کو پاک کرتی ہے۔ بے شک روزہ بھی انسانی رُوح کو پاک کرتا ہے۔ بے شک حج بھی انسانی رُوح کو پاک کرتا ہے۔ بے شک زکوٰۃ بھی انسانی رُوح کو پاک کرتی ہے۔ مگر رُوح کو مکمل پاک کرنے کے لئے نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ کے ساتھ

صبر اور برداشت

کے مادہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تک یہ نہ ہو انسانی رُوح پورے طور پر پاک نہیں ہو سکتی۔

پس اللہ تعالےٰ نے اسلام کے ذریعہ انسانوں کو پاک کرنے کے یہ دونوں طریق رکھ دیئے۔ چنانچہ ابتدائے اسلام میں ایک زمانہ تو وہ گذرا ہے جب اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی اعلےٰ درجہ کی روحانی تکمیل کے لئے حکم دے دیا۔ کہ

ماریں کھاؤ اور صبر کرو

گالیاں سنو اور برداشت کرو۔ مگر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد جب کفار کے مظالم حد سے بڑھ گئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے انہیں اس بات کی اجازت دے دی۔ کہ تلوار کا تلوار سے مقابلہ کیا جائے۔ تاکہ جرأت اور بہادری کے اخلاق بھی ان میں پیدا ہوں۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جن کو اللہ تعالےٰ کمال کے اعلےٰ درجہ تک پہونچانا چاہتا تھا۔ اور اس نے ان امتحانوں میں سے گذار کر انہیں بہت بڑے روحانی مقامات عطا فرمائے۔ اگر کہو کہ جب اسلام غالب آگیا۔ اور اس کی حکومت قائم ہو گئی۔ تو پھر

صبر کا نمونہ

دکھانے کا کونسا موقعہ ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو غلبہ کی صورت میں بھی خود اپنے لوگوں کے ساتھ معاملات میں صبر کے مواقع نکلتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ اسلام نے غلبہ کے وقت میں بھی لڑائیوں پر حد بندیاں لگا کر صبر اور برداشت کی طاقت پیدا کرنے کے سامان کر دیئے ہیں وہ مسلم کو حکم دیتا ہے۔ کہ جب کوئی دشمن صلح کے لئے ہاتھ بڑھائے تو انکار نہ کرو

اگر آپ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے خاص مجربات

(۲) اطباء دہلی کے مخصوص مرکبات

(۳) اطباء لکھنؤ کے زود اثر معمولات

سے

ایک باقاعدہ سند یافتہ حکیم محمد عبد اللہ قریشی۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس طبیہ کالج علی گڑھ (جہاں پانچ سال طب پڑھائی جاتی ہے) کے مشورہ کے ساتھ مکمل علاج چاہیں تو آج ہی اپنی بیماری کے مفصل حالات سے اپنے قومی ویدک یونانی دواخانہ قادیان کو اطلاع دیں۔

فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں ——— مینیجر

امریکن آئی لوشن۔ آپ اپنی اور اپنے بچوں کی دکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ اسی لوشن کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے تیار کرتا ہے۔
ایجنٹس برائے قادیان۔ شفا میڈیکو متصل پوسٹ آفس و آرائیاں دی بی احمدیہ چوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح لڑائی کے متعلق ایسے قواعد مقرر کئے ہیں۔ جو انسان کو نفسانی غصہ نکالنے سے باز رکھتے ہیں۔ اس کے برخلاف اب جو لڑائیاں ہوتی ہیں۔ وہ بالکل اور اصول پر لڑی جاتی ہیں۔ مثلاً اب لڑائی میں جب کوئی فریق ہتھیار رکھ دینا ہے تو اسے کہا جاتا ہے۔ کہ جب تک تم بالکل ہمارے تابع نہ ہو جاؤ۔ اس وقت تک لڑائی ہم تم سے بند نہیں کر سکتے۔ جیسے جرمنی اور فرانس کے مقابلہ میں جب فرانس والوں نے کہا کہ ہم ہتھیار رکھتے ہیں ہم سے صلح کر لی جائے۔ تو جرمنی نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ جب تک تم اپنے تمام ہتھیار اور سامان حرب ہمارے قبضہ میں نہ دے دو۔ ہم تم سے لڑائی بند کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن قرآن یہ کہتا ہے۔ کہ جنگ کی حالت میں جب دشمن تمہیں صلح کا پیغام دے تو فوراً اس کو قبول کر لو۔ اور اسی وقت لڑائی بند کر دو۔ اور یہ امر انسانی نفس پر جسقدر گراں گزرتا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ایک فاتح جرنیل جب اپنی فوج لئے دشمن کے علاقہ کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور دشمن شکست پر شکست کھاتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے مقابلہ کو جاری رکھا۔ تو میں اسے کلی طور پر ذلیل اور رسوا کر دوں گا۔ اس وقت اگر دشمن

صلح کی درخواست

کرے۔ تو اسلام کہتا ہے۔ اس کے بعد تمہارے لئے لڑائی کرنا کسی صورت میں جائز نہیں۔ اور خواہ تمہارے دلوں میں کتنا ہی جوش پیدا ہو۔ تمہارا فرض ہے کہ لڑائی بند کر دو۔ اور اگر جاری رکھو گے تو گنہگار ٹھہرو گے۔

ایسے مواقع پر طبائع میں جسقدر جوش پیدا ہوتا ہے۔ اس کا پتہ مندرجہ ذیل واقعہ سے لگ سکتا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ صحابہؓ سمیت مدینہ سے مکہ کو عمرہ کے لئے تشریف لے گئے اہل مکہ اسوقت بالکل بے بس تھے۔ ان کا لشکر تھوڑا تھا اور ان کے مددگار دور دور تھے۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس ایک ایسی حجت تھی کہ اگر اس وقت لڑائی ہو جاتی۔ تو ساری دنیا اہل مکہ پر لعنت کرتی۔ اور وہ یہ کہ آپ لڑائی کے لئے نہیں بلکہ عمرہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے غرض مکہ والے مقابلہ کی تیاری کر رہے تھے اور آپ مکہ کی طرف بڑھتے جا رہے تھے کہ ایک مقام پر آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ صحابہ نے اس کو اٹھانا چاہا۔ تو آپ نے انہیں روک دیا۔ اور فرمایا جس خدا نے اصحاب الفیل کو آگے بڑھنے سے روک دیا تھا۔ اسی خدا نے میری اس اونٹنی کو روکا ہے۔ مطلب یہ کہ

خدا نہیں چاہتا کہ دشمن سے لڑائی ہو

ہمیں اس وقت بغیر عمرہ اور طواف کے واپس چلے جانا چاہیئے۔ صحابہؓ نے اس وقت بہت جوش دکھایا۔ اور ان کی حالت اس قسم کی تھی۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ ان کی روحیں متزلزل ہو گئی ہیں حضرت عمرؓ جیسا ایماندار انسان یہ دیکھکر بے تاب ہو گیا۔ اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ۔ کیا آپ کو یہ رویا نہیں ہوا تھا۔ کہ ہم مکہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور ہم نے عمرہ کیا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمرؓ خدا نے یہ کب کہا تھا۔ کہ اسی سال یہ رویا پورا ہو گا۔ جب وقت آئے گا۔ خدا تعالےٰ ہمیں عمرے کا موقعہ دے دیگا

مگر اب انہوں نے صلح کی درخواست کی ہے۔ جسے ہم رد نہیں کر سکتے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم واپس چلے جائیں۔ اسی طرح وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے۔ اور انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا۔ غرض اسلام صبر کی دونوں حالتوں میں تلقین کرتا ہے اسوقت بھی جب دشمن کی طرف سے ظلم ہو رہا ہو۔ اور اس وقت بھی جب انسان لڑائی کرتے ہوئے دشمن پر غالب آ رہا ہو۔ مگر وہ صلح کی درخواست کر دے ایسی حالت میں بھی اسلام یہی نصیحت کرتا ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیتے ہوئے لڑائی کو فوراً بند کر دیا جائے۔ اور دشمن سے انتقام لینے کے لئے اُسے ذلیل اور رسوا نہ کیا جائے۔ جہاد کے متعلق یہ اسلامی ہدایات اسی زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں جس میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مومنوں پر جہاد فرض ہوتا ہے۔ مگر بعض زمانے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں سالہا سال تک لڑائی جھگڑوں سے مجتنب رہنے کا حکم دیدیا جاتا ہے۔ چنانچہ

مسیحی صفت انبیاء

ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ان کے زمانہ میں کلی طور پر نسلوں کی نسلوں اور قوموں کی قوموں کو خاموشی سے دن گذارنے پڑتے ہیں۔ جیسے حضرت مسیح ناصری کی امت نے سینکڑوں سال اسی حالت میں گذارے۔ یہی حال اب ہمارا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ اور جنہیں آپ کی صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔ اُن کا کثیر حصہ فوت ہو چکا ہے اور اب بہت ہی کم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ رہ گئے ہیں۔ زیادہ تر ان لوگوں کی ہی تعداد ہے جو بعد میں پیدا ہوئے۔ مگر باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کثیر صحابہ فوت ہو چکے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ اب کثرت اس نسل کی ہے جو بعد میں پیدا ہوئی۔ ابھی ہمارے لئے یہی حکم ہے۔ کہ صبر کرو۔ استقلال دکھاؤ۔ اور گریہ وزاری اور دعاؤں سے کام لو۔ کیونکہ ہماری کامیابی کا یہی رستہ ہے کہ ہم دعاؤں سے کام لیں

تلواروں کے ذریعہ ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی

مگر ہماری جماعت کے سب لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اور نہ سب اپنی کامیابی کے اس طریق پر یقین رکھتے ہیں۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ جماعت کے بعض دوستوں کے دلوں میں یہ وسوسے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ حکومتیں نہیں آئیں۔ وہ طاقتیں نہیں آئیں۔ جن حکومتوں اور جن طاقتوں کے ملنے کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ انکی تمام قوت اور انکی تمام طاقت خدا تعالےٰ نے دعاؤں میں ہی رکھی ہے۔ نہ کہ حکومتوں اور سلطنتوں میں۔ تمہاری مثال درحقیقت اس بچہ کی سی ہے۔ جو ابھی دودھ پی رہا ہوتا ہے۔ اور ماں اسے اپنی چھاتی سے چمٹائے پھرتی ہے۔ اور وہ لوگ جو دشمن سے لڑائی کیا کرتے ہیں۔ اُن کی مثال اس جوان کی سی ہوتی ہے۔ جو اپنی ماں کے پہلو میں کھڑا ہو کر اس کی حفاظت کے لئے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔

تحریک جدید سال ششم کے وعدے

۱۰ اگست ۱۹۴۰ء تک پورے کئے جائیں

تحریک جدید سال ششم کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے ہندوستان اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو احباب اپنے وعدے ۱۰ اگست تک سو فیصدی ادا کردیں گے۔ ان کے نام ۱۵ اگست کے بعد حضرت امیر المومنین کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ احباب پوری جدوجہد کریں۔ (فنانشل سیکرٹری)

بیوٹرین

کے استعمال سے چھائیوں کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ جھریوں و بدنما داغوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے۔ پھوڑے پھنسی کے لئے مجرب ہے قدرتی پیداوار اور خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے۔ سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنے کا بہترین تحفہ ہے۔

قیمت پندرہ آنہ

سول ایجنٹ قادیان: سلطان برادرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس شخص کی حالت رشک کے قابل ہوتی ہے۔ جو اپنی ماں کی حفاظت کے لئے لڑ رہا ہو مگر کبھی اس کے دل میں بھی اس بات پر رشک پیدا ہوتا ہے۔ کہ جیسے چھوٹے بچے کو ماں نے اپنی چھاتی سے لگا رکھا ہے۔ اسی طرح وہ بھی اپنی ماں کی گود میں ہوتا۔ پس تم کیوں سمجھتے ہو۔ کہ وہ حالت قابل رشک ہے۔ اور یہ نہیں۔ جیسے وہ حالت قابل رشک ہے۔ اسی طرح یہ حالت بھی قابل رشک ہے۔ کہ

خدا تعالٰے نے ہمارے تمام کام اپنے ذمہ لئے ہوئے ہیں

بیشک چھوٹا بچہ بعض دفعہ اپنی ماں سے کہتا ہے۔ کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں خود چلنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ میں بھی دوسروں کی طرح اکڑوں اور دوسروں کی طرح چل پھر کر کام کاج کروں مگر جب وہ اکڑتا یا تھوڑی دیر کے لئے ہی چلتا پھرتا ہے۔ تو گر پڑتا ہے۔ کیونکہ ابھی وہ اسی قابل ہوتا ہے۔ کہ ماں کی گود میں بیٹھا رہے۔ اور اس کی چھاتی سے دودھ پیئے۔

مسیحی صفت انبیاء کے ابتدائی زمانوں میں بھی خدا تعالٰے اپنی جماعت کو اپنی گود میں بٹھاتا اور اسے

رحمت اور عرفان کا دودھ

پلاتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ وقت آجاتا ہے۔ جب دنیوی برکات سے بھی اسے متمتع کر دیا جاتا ہے۔ مگر روحانی برکات کے مقابلہ میں دنیوی برکات۔ کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔

پس ہماری جماعت کو اپنا مقام سمجھتے ہوئے دعاؤں اور نمازوں کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ اس غرض کے لئے ہر محلہ میں اسباب کی نگرانی ہونی چاہیئے کہ لوگ مساجد میں نماز باجماعت کے لئے آتے ہیں یا نہیں۔ اور جو لوگ مسجدوں میں آنے میں سست ہوں انہیں نصیحت کرنی چاہیئے۔ کہ وہ باجماعت نماز پڑھا کریں۔ مجھے اسباب کا اعتراف ہے کہ جماعت کے اندر بہت سی اصلاح ہوئی ہے اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ مساجد میں پہلے سے زیادہ لوگ نمازیں پڑھنے آتے ہیں۔ مگر پھر بھی ابھی بہت کچھ توجہ کی ضرورت ہے۔

بُری صحبت

نوجوانوں کو بہت خراب کر دیا کرتی ہے۔ اس لئے اسباب کی بھی ضرورت ہے کہ جو بچے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں۔ انہیں بد صحبتوں سے بچا کر مساجد سے ان کا تعلق بڑھایا جائے۔ ذکر الٰہی کی عادت ڈالی جائے اور بجائے اس کے کہ وہ گپیں ہانک کر اپنے وقت کو ضائع کیا کریں۔ انہیں تسبیح و تحمید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تلقین کی جائے۔

جس دن ہماری جماعت میں یہ باتیں پیدا ہو جائیں گی۔ اسی دن ان کی دعاؤں میں بھی برکت پیدا ہو جائے گی۔ اب کئی لوگ دعائیں تو کرتے ہیں۔ مگر بعد میں شکایت کرتے ہیں۔ کہ نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ مساجد سے ان کا تعلق نہیں ہوتا۔ اور نہ ذکر الٰہی کی طرف ان کی توجہ ہوتی ہے۔ اگر وہ مسجدوں میں باقاعدہ آیا کریں۔ تو ان کی دعاؤں میں بھی تاثیر پیدا ہو جائے۔ کیونکہ خدا تعالٰے سے کچھ مانگنے کا اصل مقام خدا تعالٰے کا گھر ہے۔ اور

خدا تعالٰے کا گھر مسجدیں ہیں

اگر تم اپنے کسی دوست سے کوئی چیز مانگو اور فرض کرو۔ کہ اس کا نام جلال الدین ہو۔ تو تمہارے لئے ضروری ہوگا۔ کہ تم اس کے گھر پر پہنچ کر اسے آواز دو اور اپنی حاجت اس کے سامنے پیش کرو۔ لیکن اگر تم اپنے گھر میں بیٹھ کر ہی کہتے رہو۔ کہ میاں جلال دین مجھے روٹی دینا۔ میاں جلال دین مجھے پانی دینا۔ تو تمہیں روٹی اور پانی نہیں مل سکے گا۔ ہاں اگر تم اس کے گھر پر جا کر دستک دو اور روٹی اور پانی کا مطالبہ کرو تو وہ تمہیں فوراً دے دیگا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالٰے ہر مقام پر مومن کی دعا کو سن لیتا ہے۔ مگر جب اسی نے یہ شرط لگا دی ہے۔ کہ اگر تم میرے گھر میں دعائیں مانگو گے۔ تو میں انہیں زیادہ قبول کروں گا۔ تو تمہارے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اس کے گھر جاؤ اور اس سے مانگو۔ تاکہ وہ تم پر زیادہ سے زیادہ رحم کرے۔ پس مسجدیں اللہ تعالٰے کا گھر ہیں۔ ان کو ہمیشہ نمازوں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی سے آباد رکھو۔ اور بالخصوص

اپنی اولاد کو مساجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا پابند بناؤ

اگر تم خود دن رات عبادت میں مشغول رہتے ہو۔ مگر تمہاری اولادیں اس طرف متوجہ نہیں اور نہ تمہیں ان کا کوئی خیال ہے۔ تو در حقیقت تم نے اپنی اولاد پر بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ اور تم سے بڑھ کر ان کا اور کوئی دشمن نہیں۔ اسی طرح وہ عورتیں بھی اپنی اولاد کی دشمن ہیں۔ جن کے بچوں کو اگر بخار یا سر درد ہو جاتا ہے۔ تو انہیں علاج کا فکر ہو جاتا ہے۔ مگر جب

خدا تعالٰے کی عبادت کا سوال

آتا ہے۔ تو وہ اپنے بچہ کے متعلق کہہ دیتی ہیں۔ کہ اسے کیا کہنا ہے۔ یہ تو ابھی "نیانا" ہے۔ اس طرح بچہ اور "نیانا" کہہ کر وہ اس کی عمر کو برباد کر دیتیں اور اسے ساری عمر نیک کاموں سے محروم رہنے والا بنا دیتی ہیں۔

پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ رستہ اختیار کریں۔ جو اس زمانہ میں خدا تعالٰے نے ان کی کامیابی کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ جب تک وہ صحیح رستہ اختیار نہیں کریں گے۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی جیسے ہندوستان میں بیٹھ کر نماز پڑھتے وقت کوئی شخص مشرق کی طرف مونہہ کرے یا یمن اور عدن میں رہنے والا جنوب کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ یا شام دمشق اور فلسطین میں رہنے والا شمال کی طرف مونہہ کرے یا ایسے سینیا اور ایسٹ افریقہ میں رہنے والا مغرب کی طرف مونہہ کر لے۔ جس طرح ان لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس راستہ کو اختیار نہیں کرتا جو اس کی کامیابی کے لئے خدا تعالٰے نے مقرر کیا ہوا ہے۔ تو اسے بھی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔

اور میں نے بتایا ہے۔ کہ ہمارے لئے کامیابی کا رستہ یہی ہے۔ کہ ہم اللہ تعالٰے کے دامن کو پکڑ کر اس کے پاس بیٹھ جائیں اور اسے کہیں کہ ہم نے جو کچھ لینا ہے تجھی سے لینا ہے۔ اگر ہم یہ طریق اختیار کر لیں۔ تو ہماری کامیابی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔ دنیا میں خواہ کوئی تغیر آئے۔ خواہ کتنے بڑے مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں اگر ہم اس راستہ پر چلتے چلے جائیں گے۔ تو ہماری کامیابی قطعی اور یقینی ہوگی۔ لیکن اگر ہم خدا تعالٰے کا رستہ چھوڑ دیں۔ اور دوسری قوموں کی طرف دیکھ کر یہ خیال کریں کہ جس رنگ میں انہوں نے ترقی کی ہے۔ اسی رنگ میں ہم بھی ترقی کر سکتے ہیں۔ تو ہماری تمام کوششیں اول تو ہیں ہی حقیر اور بے حقیقت۔ لیکن اگر دنیا کی ساری طاقتیں بھی ہمارے ساتھ مل جائیں۔ اور ہم ان تمام طاقتوں کو استعمال میں بھی لے آئیں۔ تب بھی ہماری ناکامی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالٰے نے ہمارے لئے یہی راستہ رکھا ہے۔ کہ ہم اس کا دامن پکڑ لیں۔ اور اس سے دعائیں کرتے چلے جائیں۔ پس اس راہ کو اختیار کرو جو خدا نے تمہارے لئے تجویز کیا ہوا ہے اگر تم اسکو چھوڑ دو گے تو کبھی کامیاب نہیں ہو گے اور اگر اسے اختیار کرو گے تو سب روکوں کے باوجود کامیاب اور بامراد ہو گے۔ انشاء اللہ

ننھے بچوں میں احمدیت کی روح پھونکنے والی کتابیں

احمدیت کی ننھی کتاب با تصویر قیمت معہ محصولڈاک ۳/

احمدیت کی پہلی کتاب با تصویر قیمت معہ محصولڈاک ۴/

احمدی بچوں کا رسالہ گل رعنا قیمت معہ محصولڈاک ۲/

سلسلہ کے بزرگوں نے ان کتابوں پر بہت اعلٰے ریویو کئے ہیں۔ اس لئے بہت جلدی جلدی یہ کتابیں نکل رہی ہیں۔ صرف دو ماہ میں ڈیڑھ ہزار کتب نکل چکی ہیں۔ جلدی آرڈر بھیجئے

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

(یہ ادویہ ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہیں)

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے ازحد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر

سفوف نور } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ

معجون دلشاد باہمہ صفت موصوف جیسی نعت ویسی مراد۔ نئی طاقت۔ اعصابی کمزوری۔ دل ودماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہوجاتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشا فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک وزنی ۷ تولہ قیمت تین روپے

سفوف نشاط یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے طلبا اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۲؍ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر

یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہئے کہ امید کے دنوں میں تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ۔

نوٹ:۔ ہر قسم کے عرق اور شربت عمدہ اور مفرح ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔

المشتہر (لالہ) ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان۔

سندوی

گورنمنٹ آف انڈیا رجسٹرڈ

یہ دوا ہمارے دواخانہ کی خاص اور مقبول عام دوا ہے۔ اس کو کند ذہن۔ کمزور صحت۔ کمیٔ خون۔ کمزوری ہاضمہ۔ دل کی دھڑکن۔ پنڈلیوں کے درد کی بیمار عورتوں نے ہزاروں کی تعداد میں استعمال کرکے فائدہ اٹھایا ہے۔ قیمت ۵۰ گولی عہ ۱۰۰ گولی عمر روپیہ صرف محصول ڈاک ۷؍

مینیجر دواخانہ احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

بدہضمی اور اس کی جملہ خرابیوں میں یہ ایک آسان اور نہایت قابل اعتبار علاج ہے اس میں ایک بھی ایسا جزو نہیں جو زہریلا اور نقصان دہ ہو اس کے استعمال سے فوری آرام پہنچنے کے ساتھ ہی یہ معدے کی خرابیوں کے حقیقی اسباب کو دور کرکے مستقل طور پر صحت بخشی ہے۔

معدے کی خرابیوں کے لئے امرت دھارا ایک تیر بہدف دوا ہے اور ساتھ ہی اس کے اندر جراثیم کو ہلاک کرنے کی طاقت ہونے کے باعث یہ ہیضہ کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ نیز کمزوری ہاضمہ۔ اپھارہ۔ کھٹے ڈکارتے۔ بھوک کی کمی اور دست وغیرہ کے لئے بھی یہ ایک لاثانی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنے نمونہ آٹھ آنے ۸؍

آج ہی کسی اچھی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

نوٹ: میسرز چھیبا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جاسکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۳ جولائی۔ آج یہاں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ شروع ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے حضور وائسرائے کے ساتھ اپنی ملاقات کا حال بیان کیا۔ خیال ہے کہ کمیٹی اپنی طرف سے بعض تجاویز پیش کرے گی۔ جو گاندھی جی وائسرائے کو پہونچائیں گے۔ امید ہے اجلاس کل تک جاری رہے گا۔

شملہ ۳ جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ لنڈن کے ہندوستانی ہائی کمشنر کو امریکہ بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ وہاں ہندوستانی مال کے لئے منڈیوں کی تلاش کریں۔

لنڈن ۳ جولائی۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل لیبیا میں اطالوی اڈوں پر حملے کئے۔ پٹرول اور بموں کے ذخائر تباہ کر دئیے۔

لنڈن ۳ جولائی۔ آج سویرے پھر جرمن ہوائی جہازوں نے جنوب مغربی علاقہ پر حملے کئے۔ مگر صرف دو بم گرائے ایک جرمن جنگی جہاز گرا لیا گیا۔ ۱۸ جون سے یہ ۱۴۲واں جہاز گرایا گیا ہے۔

لنڈن ۳ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بہت جلد یہ حکم دے دیا جائے گا۔ کہ کوئی جہاز طلوع آفتاب سے قبل اور غروب کے بعد سنگاپور کے سمندر میں داخل نہیں ہو سکتا۔

لنڈن ۲ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن رود بار انگلستان کے ان جزائر پر اتر آئے ہیں۔ جو چند روز ہوئے برطانیہ خالی کر چکا ہے۔ انہوں نے تار اور ٹیلیفون کے تار قطع کر دئیے ہیں۔

کلکتہ ۲ جولائی۔ مسٹر سوبھاش چندر بوس بانی فارورڈ بلاک کو ڈیفنس آف انڈیا کے ماتحت گرفتار کر کے نظربند کر دیا گیا ہے۔

نیویارک ۲ جولائی۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے ایک بل پر دستخط کر دئیے ہیں جس کے مطابق امریکن گورنمنٹ کو برطانیہ کو فوجی اور بحری محکموں کے ذخائر سے گولہ بارود اور جنگ کا دیگر سامان فروخت کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ حتےٰ کہ گذشتہ جنگ کے زمانہ کی پرانی رائفلیں بھی اب نہیں دی جائیں گی۔

دہلی ۲ جولائی۔ گاندھی جی نے برطانیہ کے باشندوں کے نام ایک اپیل شائع کی ہے۔ کہ بین الاقوامی تعلقات کی استواری کے لئے جنگ کا طریق چھوڑ کر عدم تشدد کا حربہ استعمال کریں۔ ہٹلر اور مسولینی اگر تمہارے ملکوں۔ شہروں بلکہ گھروں پر بھی قبضہ کرنا چاہیں۔ تو انہیں شوق سے کرنے دیں۔ آپ نے کہا اس سلسلہ میں اگر میری خدمات کی ضرورت محسوس ہو۔ تو میں انہیں ملک معظم کی حکومت کے پیش کرتا ہوں

لنڈن ۲ جولائی۔ فرانس کی پیٹان گورنمنٹ نے جنرل ڈیگال کے خلاف مقدمہ چلانے کی منظوری دی ہے۔ ان کے خلاف ملک سے بھاگ کر غداری کرنے کا الزام ہے۔

وزارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ دشمن کے آب دوز بہت زیادہ تعداد میں سمندروں میں پھرنے لگے ہیں۔ اور فرانسیسی بندرگاہوں سے نکل کر خلیج بسکے کے راستوں پر سرگرم ہیں۔ برطانوی جہازوں کی غرقابی کی بڑھتی ہوئی رفتار کی وجہ یہی ہے۔

نیویارک ۲ جولائی۔ امریکن گورنمنٹ نے پیرس میں متعین امریکن سفیر کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اپنا دفتر پیٹان گورنمنٹ کے نئے ہیڈ کوارٹرز میں منتقل کر دے۔ پیرس پر جرمن قبضہ کے بعد بھی امریکن سفیر وہیں رہا تھا۔

لنڈن ۲ جولائی۔ آج نیشنل یونین آف ریلوے مینز نے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ ہم جرمنی کی طاقت سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ اپنے درمیان ففتھ کالم کے ان آدمیوں سے ڈرتے ہیں۔ جو ابھی تک بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ ایک مقرر نے کہا کہ بعض برطانوی وزراء در پردہ ہٹلر سے ملے ہوئے ہیں۔ انہیں فوراً علیحدہ کر دیا جائے۔ وہی دراصل سابق وزارت کی نرم پالیسی کے ذمہ وار تھے

وزیر ڈیفنس برطانیہ نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا ہے۔ کہ ہم نے ڈیفنس کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ ہمارا ہر نوجوان۔ اور بچہ بوڑھا رائفل اٹھا کر اپنے ملک کی حفاظت کرے گا۔ ہم وہ غلطی ہرگز نہیں کریں گے جو جنرل ویگان نے کی۔

جہلم ۲ جولائی۔ گذشتہ شب یہاں لکڑی کی منڈی میں آگ لگ گئی۔ جس سے گیارہ دوکانیں اور سات آرہ مشینیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ ایک لاکھ کا نقصان ہوا۔

لاہور ۲ جولائی۔ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ڈاکٹر ستیہ پال کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ کسی پبلک جلسہ یا جلوس میں حصہ نہ لیں۔ اور نہ کسی پبلک جلسہ میں تقریر کریں۔

لنڈن ۳ جولائی۔ جرمنی اور اٹلی نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اطالوی جرنیل مارشل بلبو کی موت پُر اسرار حالات میں ہوئی ہے۔ جہاں ہوائی جہاز گرا۔ وہاں ان کی ایک وصیت بھی ملی ہے۔ سوال کیا جاتا ہے کہ مارشل موصوف کو وصیت ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ جہاز کو آگ لگے۔ اور وصیت نہ جلے۔

لنڈن ۲ جولائی۔ آج دارالعوام میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ جزائر برطانیہ کو لاحق خطرات کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا۔ کہ برطانوی بچوں کو نو آبادیات میں بھیجا جائے۔ ان کے لئے باربرداری کا انتظام بھی ہو گیا ہے۔ ہم وہاں سے جوان سپاہی منگوائیں گے۔ اور اپنے اپنے ان کے پاس بھیج دیں گے

ٹوکیو ۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی جرنیلوں نے حکومت کو متفقہ طور پر مشورہ دیا ہے۔ کہ اس وقت برطانیہ کی مشکلات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور ایشیا پر نیا نظام قائم کرنے کی سکیم پر عمل کیا جائے۔

لنڈن ۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ کے گذشتہ تین ماہ کا جنگ کا خرچ ستر کروڑ پونڈ ہے۔

آج رومانیہ کے وزیر اعظم پارلیمنٹ کے اجلاس میں ایک خاص بیان دیں گے۔ اور خیال ہے۔ کہ اس کے بعد وزارت مستعفی ہو جائے گی اور حکومت کی باگ ایسے لوگوں کے سپرد کی جائے گی۔ جو موجودہ سیاسیات ملکی کو بہتر طور پر چلا سکیں۔ ہنگری نے ٹرانسلوینیا کے علاقہ کا مطالبہ پھر پیش کیا ہے

شملہ ۳ جولائی۔ مٹی کے تیل اور پٹرول کی قیمتیں اب کچھ بڑھا دی گئی ہیں۔ یہ قیمتیں یکم جولائی سے ۳۱ ستمبر تک جاری رہیں گی۔

دہلی ۳ جولائی۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے لڑائی کے فنڈ میں دو لاکھ روپیہ دیا ہے۔ نواب صاحب ٹونک نے بارہ ہزار روپیہ سالانہ اس وقت دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جب تک لڑائی جاری رہے گی۔ نواب صاحب اس سے قبل پچاس ہزار روپیہ چندہ دے چکے ہیں

شملہ ۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے ہند مدراس اور بمبئی کے لیڈروں سے موجودہ سیاسی حالات کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے دوبارہ ملنا چاہتے ہیں۔ اگر ممکن ہو سکا تو آپ ان علاقوں کا دورہ بھی کریں گے۔

لنڈن ۳ جولائی۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج صبح انگلستان کے مشرقی کنارہ پر جرمنی کا ایک اور بمبار جہاز گرا لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کل جو انگلستان پر حملہ ہوا تھا۔ اس میں پندرہ آدمی مارے گئے۔ اور ۱۳۰ زخمی ہوئے ہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah